کیا یہ مہیب اعداد و شمار ہمارے ان دوستوں کی آنکھیں کھولیں گے، جو رات دن تبلیغ تبلیغ پکار رہے ہیں، لیکن جن کا دائرہ عمل خود ان کی میز کرسی سے زیادہ وسیع نہیں ہے، ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ اگر آپ کام کرنا چاہتے ہیں تو اِس فن کو مسیحی مبلغوں سے سیکھیے۔

(سہ روزہ "الجمعیتہ"، دہلی - ۲ مئی ۱۹۲۵ء)

مسیحی خطرہ

کلکتہ میں مسیحی مشنریوں کی کانفرنس نے جو ریزولیوشن پاس کیے ہیں وہ تمام مسلمانانِ ہند کو عموماً اور مسلمانانِ بنگال کو خصوصاً ایک عظیم خطرہ کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سالہا سال کے تجربات کے بعد مسیحی مبلغین نے اِس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں تثلیث کے پرچار کے لیے اگر کوئی صوبہ سب سے زیادہ موزوں ہے، تو وہ بنگال ہے اور اب اُنھوں نے تہیّہ کر لیا ہے کہ اِس صوبہ کے مسلمانوں کی متاعِ دین و ایمان لوٹنے کے لیے خاص تدابیر کریں گے۔ اگر یہ فیصلہ کسی زندہ قوم میں بیٹھ کر کیا گیا ہوتا، تو غالباً اب تک پوری قوم مدافعت کے لیے مستعد ہو جاتی اور مرض کا حملہ ہونے سے پہلے دفاع کی تیاریاں مکمل کر لی جاتیں، مگر افسوس، مسلمانوں کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ عین ان کے گھر میں بیٹھ کر یہ طے کیا جاتا ہے کہ ان کے جہل سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا جائے گا اور وہ اس طرح بے خبر ہیں کہ جیسے کوئی بات ہی نہیں ہے۔

ہم مسلمانانِ ہند کو صاف طور پر متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ مسیحی مبلغین ان کی طرح بے عمل اور منصوبہ باز نہیں ہیں کہ کہیں کامیابی کے مواقع دیکھ کر وقتی جوش میں ایک سکیم بنا لیں اور دنیا کے سامنے لمبے چوڑے ارادے پیش کر کے بیٹھ رہیں۔ ان کی جماعتیں تو از سر تا پا عمل ہیں اور کوئی بات اس وقت تک منہ سے نکالتی ہی نہیں جب تک اِس پر عمل کا پورا تہیہ نہیں کر لیتیں۔ پس اگر انہیں ہندوستان کے سب سے بڑے اسلامی صوبہ کو مسیحیّت کی حلقہ بگوشی سے بچانا ہے، تو وہ اسلام کی حفاظت کے لیے مستعد ہو جائیں اور بنگال میں علومِ دین کی اشاعت کا ایسا نظام کریں کہ کوئی کلمہ گو اپنے مذہب کی ناواقفیت کے باعث عیسائی مشنریوں کے دام میں نہ پھنس سکے۔ ہمارا یہ خطاب خاص طور پر علمائے بنگال کی طرف ہے کیونکہ قرب کی وجہ سے دفاع کا فریضہ سب سے پہلے انہی پر عائد ہوتا ہے۔

اگر فرصت ہوئی، تو ان شاءاللہ کسی وقت ہم تدابیر دفاع کے موضوع پر بھی اظہارِ خیال کریں گے۔ فی الحال یہ احساس دلانا ہے کہ کبھی خود ہم تبلیغ کے فریضہ کو ادا کیا کرتے تھے۔ اب ہم دفاع سے بھی غافل ہو چکے ہیں۔ (سہ روزہ "الجمعیتہ"، دہلی - ۲۲ جون ۱۹۲۵ء)